(ادارہ الفرقان کی پیشکش (اُردو ترجمہ

|| ما كان هذا منهجنا ولن يكون ||

||یہ ہمارا منہج نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی کبھی ہو گا ||

شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ

الحمد لله القوي المتين، والصلاة والسلام على من بُعِث بالسيف رحمة للعالمين،

امابعد

:اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

آلِ عمران۔)اے ایمان والو صبر کرو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں ثابت قدم رہو اور (جہاد کے لیے) کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ وہ تم کو فتح سے ہمکنار کرے ۲۰۰)

ہم نے راہِ جہاد پر گامزن لوگوں کے متعدد مختلف احوال و کیفیات کا مشاہدہ کیا ہے۔ کچھ لوگ ایسے تھے جو تھوڑی دیر کے لیے اس راستے پر چلے مگر ثابت قدم نہ رہ سکے اور شروع راستے میں ہی ملنے والے پہلے موڑ پر اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ سو وہ پہلی مشکل اور آزمائش کے ظاہر ہونے پر ہمت ہار کر بیٹھ گئے۔ کچھ وہ تھے کہ جو راستے کے درمیان تک تو چلے مگر راہ کی سختی، تکالیف اور ممکنہ مشکلات کو دیکھ کر صبر اور استقامت نہ دکھا سکے۔ چناچہ انہوں نے بیچ راہ ہی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ جو اس راستے پر آخر تک پہنچنے میں کامیاب رہے لیکن پھر صبر و استقلال کو قائم نہ رکھ سکے اور الٹے پاؤں پھر گئے۔ اور ان تمام کا حکم اس شخص کے حکم کی طرح ہے کہ جو اس راستے پر ایک قدم بھی نہ چلا ہو۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو شیطان نے خواہشات اور شبہات کے ذریعے ورغلا کر گمراہ کر دیا ہے، پس وہ اپنے اعمال کے بارے میں دھوکے کا شکار ہوئے اور اپنے حقیقی مقصد سے منحرف ہو گئے اور ان کا گمان یہ ہے کہ وہ بہت اچھے عمل کر رہے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں کہ جن کو اللہ نے علم پر گمراہ کر دیا۔ اور بہت تھوڑے لوگ ایسے ہیں کہ جو جہاد کے راستے پر ثابت قدمی، استقلال اور ہمت و صبر کے ساتھ گامزن ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کر لیں اپنے اس وعدے کی سچائی کے ساتھ کہ جو انہوں نے اللہ سے کیا ہے۔ صدیقین و صالحین؛ وہ کہ جو نہ تو بدلتے ہیں اور نہ ہی راہ حق سے ہٹتے ہیں۔

بے شک ہمارے لیے عراق کے جہاد میں بہت سی نشانیاں اور عبرتیں تھیں۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں سو اس کو ہمہ وقت اس زمین پر اپنے آگے چلتا ہوا پاتے ہیں، اور ہر دن، ہر گھڑی، ہر لمحہ ہم واقعتاً اِسی کے سہارے زندگی گزارتے ہیں۔ اور کوئی شخص قرآن کا فہم نہیں رکھتا جیسا کہ ایک مجاہد اور نہ ہی کوئی اس دین کی حقیقت سے واقف ہے جیسا کہ مجاہد۔

بے شک اللہ نے ہم پر اپنا فضل کیا اور ہمارے لیے عراق میں جہاد کا دروازہ کھولا۔ پس مہاجرین ہر سمت سے کھنچے چلے آئے اور اس سرزمین پر مجتمع ہونا شروع ہو گیے، سو توحید کا جھنڈا بلند ہوا اور مہاجرین و انصار کا ایک چھوٹا سا گروہ متروک ساز و سامان، برہنہ سینوں، اللہ کی نصرت پر کامل یقین اور اللہ کی شریعت کی تحکیم کا بھرپور عزم لیے ہوئے تاریخ کی ایک بہت بڑی قوت کے ساتھ برسرِپیکار ہوا، اس حال میں کہ ان کا جسم عراق میں، ان کی روح محصور شدہ مکہ میں، ان کے قلوب بیت المقدس میں اور ان کی نگاہیں روم پر تھیں۔

جنگ کا زور شدت پکڑتا گیا اور شعلے مزید بھڑکنے لگے۔ پس ثابت قدم ثابت قدمی اور مضبوطی کے ساتھ اپنے رستے پر ڈٹے رہے اور ہمت ہارنے والے ڈھیر ہونا شروع ہو گئے ۔ پھر مجاہدین کے بازو مضبوط ہوئے اور خوابوں کی تکمیل ممکن ہوئی۔ عراق کے مجاہدین مسلمانوں کے لیے التزام جماعت اور باہمی اتحاد کے سب سے زیادہ حریص تھے۔ اسی لیے ہم نے دیکھا کہ شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی بیعت کرنے میں بالکل تاخیر سے کام نہیں لیا اور ان کے بھی پیشِ نظر صرف یہ ہی مقصد تھا کہ مسلمانوں کو ایک کلمے پر متحد کیا جائے جس سے کافر غضبناک ہوں اور مجاہدین کے حوصلے مزید بلند ہوں۔ یہ بیعت بہت مبارک تھی اور اس کے بعد دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی اسی طرز پر بیعت کرنے کی بنیاد پڑی۔ مومنین کو راحت نصیب ہوئی اور مجاہدین میں سے بہت سے شہسوار رفعت و عظمت سے سرفراز ہوئے، خوابوں کی تعبیریں نزدیک تر ہو گئیں، قتال کی شدت میں اضافہ ہوا، جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے، صفوں میں تفریق پیدا ہونا شروع ہوئی، بے عزت لوگ بے عزتی پر راضی ہوئے، منحرف ہونے والے انحراف کا شکار ہوئے، گمراہ ہونے والے گمراہی میں جا پڑے، اور پختہ ارادوں کے حامل مجاہدین ثابت قدم اور مضبوط رہے۔ پس اللہ نے ان کو فتح سے ہمکنار کیا اور مجلس شوریٰ المجاہدین کا قیام عمل میں آیا۔ اور اس کے بعد مزید چند ماہ سے زیادہ وقت نہیں لگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو اس فیصلے کے قابل بنا دیا، اور انہوں نے دولت الاسلامیہ کی اقامت کا اعلان کر دیا۔ یہ ایک گونجدار اور بلند آہنگ اعلان تھا کہ جس نے امت کے ایک دیرینہ خواب کو حقیقت کے رنگ میں ڈھال دیا اور مجاہدین

تنظیمی تعاصب اور تنگی سے نکل کر اسلامی ریاست کی وسعتوں میں داخل ہوئے۔ریاست کے امیر اور ان کے مہاجر وزیر ،اللہ ان دونوں پر اپنی رحمت فرمائیں،نے القائدہ فی بلاد العراق کے تحلیل ہو جانے کا اعلان کر دیا،ہمیشہ کے لیے کبھی نہ پلٹنے کے ارادے سے۔اس تاریخ ساز واقعہ نے کفار کے دلوں کو دہشت زدہ کر دیا اور اس میں خوف بھر دیا جناچہ وہ دن رات اس کم سن اور نو خیز اسلامی ریاست کے خلاف سازشیں کرنے میں مشغول ہو گئے۔اور ان سب نے اپنے حصوں کی تمام سازشوں اور چالوں کو اکھٹا کیا اور ان کو تمام راستوں پر بکھیر دیا، مگر اس کے باوجود اللہ کے فضل اور رحمت سے وہ ان کے شر سے محفوظ رہی۔اس کے قائدین کے بارے میں اور کچھ معلوم اور ظاہر نہیں مگر ان کے موقف اور نقطہ نظر کی سچائی کی وضاحت،ان کے قول کی صداقت،ان کے جھنڈے کی تابندگی،اور ان کے منہج کی پاکیزگی۔وہ خوشامد اور چاپلوسی کے ذریعے کسی کی حمایت اور پشت پناہی کی طمع نہیں رکھتے اور نہ اپنے دین کا نقصان برداشت کر کے کسی کو راضی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں،ہر گز نہیں۔اور نہ ہی کبھی وہ اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کرتے ہیں۔

جنگ دن بدن شدید سے شدید تر ہوتی جارہی ہے اور دولت الاسلامیہ بھی الحمدللہ قوی اور مظبوط تر ہو رہی ہے۔مہاجرین اور انصار ثابت قدمی اور استقامت کے ساتھ احیائے خلافت کے راستے پر چلتے ہوئے اس کے جھنڈے تلے مجتمع ہو رہے ہیں۔جنگ کی شدت میں اضافہ کے باوجود دولت الاسلامیہ نے تمدد اور وسعت حاصل کی، چناچہ اس کے دشمنوں اور مخالفین نے مل کر ایک ہی کمان سے اس پر وار کرنے کا آغاز کیا،اور ملحدین،اہل بدعت،فُساق اور مجرمین کی عداوت اس کے علاوہ ہے۔اس سب کے باوجود دولت الاسلامیہ قائم رہی،مجاہدین میں سے ان تمام لوگوں کے مقام اور مرتبے کو مقدم رکھتے ہوئے جنہوں نے جہاد میں ان سے سبقت کی تھی۔اس امر کی یقین دہانی کے ساتھ کہ نہ ہی بیان یا قول میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے،نہ ان کی حکم عدولی کی جائے اور نہ ہی ان کی کسی رائے سے اختلاف روا رکھا جائے،مجاہدین کی صفوں میں اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے اور ان فضیلیت اور شرف کے حامل لوگوں کے احترام کو یقینی بناتے ہوئے جنہوں نے جہاد اور نصرتِ دین کے معاملے میں سبقت کی۔

ہم نے اس احترام اور عزت و تکریم کو قائم رکھا کیونکہ ہم مجاہدین کی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے خواہاں تھے،سو ہم صبر کے ساتھ اسی طریقے پر چلتے رہے،باوجود **!ہاں** اس کے ہم نے بعض ایسے اُمور سے متعلق معاملات کو دیکھا اور سنا کہ جو ہمیں شدید طور پر ناپسند تھے۔پس ہم نے صبر کیا اور اپنے رستے پر قائم رہے،صرف خوبیوں اور محاسن کو بیان کیا اور عیوب اور مذموم امور پہ پردہ ڈالے رکھا،حتیٰ کہ ہم نے صریح انحراف کی ابتدا ہوتے دیکھی۔پس ہم نے صبر کو ہی تھامے رکھا اور جہاد میں سبقت اور فضیلیت رکھنے والوں کے لیے تاویلات کا سہارا لینے کی کوشش کرتے رہے۔لیکن افسوس کہ یہ معاملہ آگے سے آگے ہی بڑھتا گیا یہاں تک کہ انحراف بالکل واضح ہو گیا۔

(اشعار)

بے شک ہم اور ہمارے وہ معاملات کہ جن کا ہم انکار کرتے ہیں
اس بیل کی مانند ہیں کہ جس کو قصاب کے سامنے پیش کیا جارہا ہو

یا وہ کہ جس کو اس کے گھر والے زبردستی گھسیٹتے چلے جارہے ہوں
ایک ایسی نوجوان کنواری دوشیزہ جو اپنی عمر کے نویں سال میں ہو

ہمارے بچانے کی سر توڑ کوشش بے سود رہی اور بالآخر اس کو اُدھیڑ ڈالا گیا
اور کیا ہی عظیم سانحہ تھا یہ اس شخص کے واسطے کہ جس کا کام ہی پیوند سینا ہو

القائدۃ الجہاد کی قیادت درست منہج سے منحرف ہو گئی ہے۔ ایسا کہتے ہوئے شدید دکھ اور غم کی کیفیت ہم پر طاری ہے اور ہمارے دل افسُردگی سے پُر ہیں۔ ہم انتہائی افسوس کے ساتھ ایسا کہنے پر مجبور ہیں باوجود یکہ ایسا نہ کہنا ہم کو کس قدر محبوب تھا۔ لیکن ہر حال میں حق کو بیان کرنا ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے اور یہ کہ اس سلسلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہ کی جائے۔ بلاشبہ منہج میں تبدیلی اور ترمیم بالکل واضح اور عیاں ہو چکی ہے اور القائدہ اب القائدۃ الجہاد یعنی جہاد کا مرکز اور بنیاد نہیں رہی۔ اب دینی اعتبار سے پست ترین لوگ بھی اس کی مدح سرائی میں مشغول ہیں، طواغیت اس سے دکھاوے کی محبت اور الفت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں، منحرف اور گمراہ کن عناصر اس کو پھُسلانے اور اپنے جال میں پھانسنے کے لیے سرگرداں ہیں۔ یہ اب جہاد کا منبہ و مرکز نہیں کہلائی جا سکتی ہے، وہ القائدہ کہ جو اَب صحوات اور سیکولر عناصر کے ساتھ ایک ہی خندق میں کھڑی ہے، وہ القائدہ جو صرف ابھی کل تک ان کے خلاف تھی مگر اب ان کے باطل نظریات پر راضی اور مطمئین ہے، اُن صحوات پر جو کہ اپنے بے بنیاد اور گمراہ کن فتاویٰ کی بنیاد پر مجاہدین کے خلاف صف آرا ہیں۔

بلاشبہ اب القائدہ روئے زمین پر جہاد کا مورچہ اور مرکز نہیں رہی ہے بلکہ اس کے برعکس اس کی قیادت دولت الاسلامیہ کے عزائم اور مستقبل قریب کی اسلامی خلافت (باذن اللہ) کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ انہوں نے اپنے منہج کو بدل ڈالا ہے اور متنازعہ اور مشتبہ حیثیت اختیار کر لی ہے، انہوں نے تفرقہ ڈالنے والے باغیوں کی بیعت کو قبول کیا، انہوں نے مجاہدین کی صفوں کو منتشر کیا، انہوں نے اس دولت الاسلامیہ کے خلاف جنگ کا آغاز کیا جس کی بنیاد موحدین کے خون اور کھوپڑیوں کے اوپر رکھی گئی، وہ دولت الاسلامیہ جس کی تعریف و توصیف اور حمایت تمام اہل حق جہادی قائدین نے کی، جن کے سالہا سال اس کی شرعئ حیثیت کی تصدیق کرتے ہوئے گزرے، پوشیدہ اور ظاہراً دونوں طرح سے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو آج اس کے خلاف صف آرا ہیں۔ اور یہ معاملہ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ دولت الاسلامیہ کے شہسواروں اور اس کے اُمراء کی شان میں قصیدے لکھے اور پڑھے جاتے تھے جس میں اس کی فضیلیت و برتری کا اعتراف کیا جاتا، اور اس بات کو تسلیم کیا جاتا کہ دولت الاسلامیہ ہر مسلمان کی گردن پر ایک قرض ہے جس کا چُکانا ان پر واجب ہے۔

پھر آخر ایسا کیا ہے جو بدل گیا ہے؟ امیر بھی وہی امیر ہے، قیادت بھی وہی قیادت ہے، لشکر بھی وہی لشکر ہیں، منہج بھی وہی منہج ہے! پھر آخر ایسی کونسی تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ جس کی بناپر القائدہ ہمیں یوں رنجیدہ و غمزدہ کرنے کا سبب بنی؟ اور ہم پر ابنِ ملجم کی اولاد ہونے کا لیبل لگایا؟ اور ہمیں خوارج میں سے قرار دیا؟ اللہ سے ڈریں! اپنی ذات کے حوالے سے، اور اللہ سے ڈریں! مجاہدین کے حوالے سے۔ کس دلیل کی تحت آپ نے لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا؟ اور آپ ان کے خون کے بہنے کا سبب بنے؟ اور ان کی امارت کو برباد کرنے پر متحرک ہوئے؟ اور اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہوئے؟ بتایئے! آپ کو آپ کے رب کی قسم ہمیں بتایئے کہ کیا دلیل ہے آپ کے پاس؟ بلاشبہ یہ الزامات بنا کسی ثبوت کے لگائے گئے ہیں، اور صرف اتنا کہہ دینا آپ کو اللہ کے سامنے نجات نہیں دے پائے گا۔ یقیناً آپ سے مہاجرین و انصار کے ہر اس خون کے قطرے کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ جس کے بہنے کا سبب آپ ہونگے۔ کیا آپ بھول گئے ہیں کہ بہت جلد آپ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونگے، اس حال میں کہ آپ : کے دشمنوں میں اللہ کے راستے میں موجود مہاجرین اور انصار شامل ہونگے؟ اور وہ آپ کا گریبان تھام کر اپنے رب سے کہیں گے کہ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہم پر خوارج ہونے کا بہتان لگایا، اور اِنہوں نے مسلمانوں کو ہمارے خلاف بھڑکایا، اور اِن لوگوں نے اپنے فتاویٰ میں موحد مجاہدین کے قتل **! یارب** کے احکامات صادر کیے، ایسے لوگوں کے خلاف کہ جنہوں نے اپنے نفوس کو آپ کے دین کی نصرت کی خاطر وقف کر دیا تھا، اور جنہوں نے اپنا خون صرف اور صرف آپ کے کلمے کی سربلندی کی خاطر بہایا، اور جنہوں نے اپنے جسموں کے ٹکڑے کروائے صرف اس مقصد کی خاطر کہ آپ کی نازل کردہ شریعت کا نفاذ ممکن ہو سکے۔

یہ اپنے افعال کے ذریعے سے مجاہدین کو کمزور کرنے کا سبب بنے، انہوں نے کفار کو مجاہدین کی مصیبت پر خوشیاں منانے کا موقعہ دیا، انہوں نے مجاہدین کے دشمنوں کو **! یارب** اُن پر قوی کر دیا اور انہوں نے مظلوم اور کمزور مسلمانوں کی تکلیف میں اضافہ کیا۔

یہ بہت دور دوسرے شہر میں بیٹھے تھے۔نہ ہی ان کی آنکھیں بذاتِ خود ادھر کے حالات دیکھ سکتی تھیں اور نہ ہی ان کے کان سننے پر قادر تھے، لیکن انہوں نے اپنی **! یارب** طرف سے ہم پر بغیر کسی ثبوت یا جواز کے غیر مصدقہ الزامات لگائے۔

اِنہوں نے پوری روئے زمین پر موجود مجاہدین کی صفوں میں تفریق پیدا کر دی **! یارب**

یہ خود ایک عمل کے مرتکب ہوئے اور اسی پر دوسروں کو موردِ الزام ٹھراتے ہیں **! یارب**

اِنہوں نے ہمارا خون جائز ٹھہرایا اور اس کو بہانے کی اجازت دی اور ہمیں قتل کیا، سو اگر ہم ان کو چھوڑ دیں تو یہ ہم کو تہس نہس اور نیست و نابود کر دیں اور اگر ہم **! یارب** اپنے دفاع میں ان پر جوابی کاروائی کریں تو یہ ذرائع ابلاغ میں چیختے چلاتے اور ہم پر خوارج ہونے کا لیبل لگاتے۔

اللہ اُن پر اپنی رحمت فرمائیں)؟ اور اُن کے قتل کے خلاف کیوں نہیں تحریض کی یا اُن کے خون کا مطالبہ)اِن سے پوچھیے کہ یہ شیخ عبد العزیز کی خاطر کیوں نہیں روئے **! یارب** کیا؟ اور یہ کہ اُن کو ضعیف العمری میں قتل کیا گیا جب کہ اُن کی زندگی عقوبت خانوں اور میدانوں کے بیچ گزری؟ کیا یہ خاموشی اس لیے ہے کہ اِن کو یقین ہے کہ شیخ عبد العزیز کو دولت الاسلامیہ نے قتل نہیں کیا؟ اور کیا یہ اس صورت میں بھی ایسی ہی خاموشی اختیار کرتے کہ جب اُن کے قاتلوں کے بارے میں معلوم نہ ہوتا؟ یا پھر اس قتل کا ذمہ دار بھی دولت الاسلامیہ کو ہی ٹھہرایا جاتا؟

ان سے پوچھیے کہ اِنہوں نے سیناء میں موحدین کو قتل کرنے والوں کو اسی درجہ ملامت کیوں نہیں کی؟ اور ان کے قاتلوں کے خلاف لوگوں کو کیوں نہیں اُبھارا؟ اور **! یارب** ان کے طواغیت کی مدح سرائی اور ان کے واسطے دعائیں کیوں کیں؟

بے شک اِنہوں نے مجاہدین، صحوات، راہزن ڈاکوؤں اور مجرمین کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق روا نہیں رکھا۔ اِنہوں نے سب کو ملا کر ایک ساتھ اکھٹا کیا اور اُن کو **! یارب** 'اُمّت' کا لقب عطا کیا اور اُن سب کو مجموعی طور پر مجاہدین قرار دیا، اور اُن کے واسطے دعائیں کیں، اُن کی حمایت کی اور اُن کی مدد و اعانت کی، پس اس طرح اِنہوں نے جہاد (کے ثمرات) کو کئی دہائیاں پیچھے دھکیل دیا"۔

ہم نے ظلم و زیادتی کو برداشت کیا اور مسلسل صبر کرتے رہے تا کہ 'جہادی علامتیں' نہ گرنے پائیں اور لوگ **! اے مسلمانوں! اے مجاہدین**

اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں نہ پڑیں۔ ہم نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا صرف اور صرف مجاہدین کی صفوں کو متحد اور یکجا رکھنے کے واسطے۔ لیکن افسوس! کہ ایسا ممکن بنانے کا کوئی راستہ باقی نہیں بچا! کوئی بھی راستہ نہیں۔ کیونکہ القائدہ (راہ حق) سے ہٹ گئی ہے اور اس نے اپنے آپ کو تبدیل کر لیا ہے اور اپنے طریقے میں تغیّر پیدا کر لیا ہے۔

القائدہ اور دولت الاسلامیہ کے درمیان اختلاف کی وجہ محض کسی مخصوص شخص کا قتل نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اختلاف کسی خاص شخص کو بیعت دینے سے متعلق ہے۔ ان کے درمیان اختلاف صحوات سے قتال کرنے پر بھی نہیں ہے، جن سے قتال کے معاملے میں وہ عراق کی سرزمین پر ماضی میں اس کی مکمل حمایت کر چکے ہیں۔ بلکہ یہ معاملہ تو مسخ کردہ دین اور منحرف شدہ منہج کا معاملہ ہے۔ ایک ایسا نیا منہج کہ جو ملّتِ ابراھیم (علیہ السلام) کے برملا اظہار، طاغوت کے انکار، اِس کے حمایتیوں اور مددگاروں سے اعلانِ

بر أت، اور ان سے جہاد کرنے سے تبدیل شدہ ہے۔ ایسا منہج جو (نام نہاد) امن پسندی پر یقین رکھتا ہے اور اکثریت کی رائے کو مقدم رکھنے پر زور دیتا ہے، ایسا منہج جو جہاد کا ذکر کرنے اور توحید کے واشگاف اعلان سے جھجکتا ہے۔ اور ان کے متبادل کے طور پر اب انقلاب، (عوامی) مقبولیت، (عوامی) بغاوت، عوامی تائید و حمایت، جدّوجہد، تگ و دو، اور جمہور کی رائے جیسی اصطلاحات استعمال کرتا ہے، اور یہ کہ ناپاک روافض مشرک کو صرف دعوت کی حد تک قائل کرنے کی کوشش کی جائے اور ان سے قتال نہیں کیا جائے گا۔

القائدہ اب 'اکثریت' اور 'جمہور' کے پیچھے بھاگتی ہے اور اس کو 'امت' کہہ کر پکارتی ہے۔ اس نے اپنے موقف میں نرمی پیدا کرلی ہے اپنے دین کی قیمت پر۔ اور اب اُس طاغوت اَلاِخوان کے لیے دعائیں اور اظہارِ یکجہتی کیا جاتا ہے جس نے مجاہدین کے ساتھ جنگ کی اور ربِّ رحمٰن کی شریعت کو متروک کیا۔ اُس کو پوری امّت کے لیے ایک 'امّید' کے طور پر اور اَبطالِ اُمّت میں سے ایک بطلِ عظیم کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ کس اُمّت کی بات کر رہے ہیں اور کونسی تُندوتُرش فصل کی کٹائی کے منتظر ہیں۔

اب عیسائی جنگجو سپاہی بن گئے ہیں، اور اہل شرک و بت پرست جن میں ہندو،، سکھ اور ان جیسے دوسرے شامل ہیں، شُرکاءِ وطن کہلائے جاتے ہیں جن کے ساتھ امن و سلامتی،، سکون اور تحمل و بردباری سے رہنا لازم ہے۔ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! دولت الاسلامیہ کا تو ایک دن کے لیے بھی یہ منہج نہیں رہا اور نہ ہی آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔ اس طرز پر لوگوں کی پیروی کرنا دولت الاسلامیہ کی حکمتِ عملی نہیں ہے؛ کہ اگر وہ اچھے عمل کریں تو اچھا عمل کیا جائے اور اگر وہ برا عمل کریں تو ان کی پیروی میں برا عمل اختیار کر لیا جائے۔ دولت الاسلامیہ کا منہج یہ ہے جس پر وہ قائم ہے، یعنی؛ طاغوت کا انکار، طاغوت کے مددگاروں اور حمایتیوں سے اعلانِ بر أت، اور ان کے خلاف تلوار اور نوک دار نیزوں کے ساتھ جہاد، دلیل اور اتمامِ حجّت کے ساتھ۔ پس جو اِس پر دولت الاسلامیہ سے متّفق ہو تو وہ اُس کا خیر مقدم کرتی ہے، اور جو کوئی اِس سے اختلاف کرے تو دولت الاسلامیہ کے لیے اُس کی کوئی وُقعت نہیں، چاہے وہ اپنے آپ کو 'اُمّت' ہی کیوں نہ کہلاتا ہو، اور چاہے دولت الاسلامیہ ایک خیمے میں اور پوری دنیا دوسرے خیمے میں ہی کیوں نہ ہو۔

یہ ہمارا منہج ہے جس سے ہم کسی بھی قیمت پر بھی ہٹنے کو تیار نہیں، انشاءاللہ۔ چاہے اِس پر ہم سے لڑنے والوں میں القائدہ ہی کیوں نہ **! اے اُمّتِ مسلمہ** شامل ہو، خواہ اِس پر قائم رہتے ہوئے ہمیں مکمل طور پر فنا ہی کیوں نہ کر دیا جائے حتی کہ صرف ایک شخص باقی رہ جائے جو اسی منہج کو تھامے ہوئے ہو۔ اے مجاہدین! اے موحدین! دولت الاسلامیہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ سایکس بیکو معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے عراق واپس لوٹ جائے۔ اس مطالبے کو وہ اپنی خط و خطابت میں خوب مزیّن اور خوشنما بنا کر پیش کرتے رہے، اور ۳ماہ قبل تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اُنہوں نے زور و جبر کر کے اور تکرار کے ذریعے اِس واپسی کو ممکن بنانے کی کوشش کی، مگر دولت الاسلامیہ اپنے رب کی اطاعت پر، اپنے نبی (ﷺ) کے حکم پر اور قرونِ اولیٰ کے مشائخِ جہاد کے طریقے پر استقامت کے ساتھ جمی رہی۔ سو کیا فقط اسی بنا پر اِس کا منہج اب خوارجیہ حرورریہ بن گیا؟ صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ اِس سے بھی بدتر یہ کہ؛ دولت الاسلامیہ لوگوں پر جھوٹ بولتی ہے، یہ اپنے موقف میں منافقانہ روش کو اختیار کیے ہوئے ہے، اور یہ تقیّہ کا استعمال کرتی ہے۔

اِن کو ہم پر کھلم کھلا اعلانِ جنگ کرنے کے واسطے کسی حیلہ کی تلاش تھی جو ان کو ایک شخص کے قتل کا الزام لگانے کی صورت میں مل گیا، سو اِسی کو بنیاد بنا کر اِن کے لیے دولت الاسلامیہ کے منصوبے کو خاک میں ملانے اور اُس خواب کو زندہ دفن کرنے کا دروازہ کھل گیا جس کی خاطر ہزاروں موحدین نے ہجرت کی، اور جس کے راستے میں ہزاروں پاک اور مقدس نفوس فراخدِلی کے ساتھ قربان کیے گئے۔ سو کیا یہ ہے قرآن و سنت سے اخذ شدہ منہج؟ کیا اِسی کو حکمت اور بصیرت کہا جاتا ہے؟ یا ان سازشوں کا مقصد اِس سے بھی بڑھ کر اور کچھ ہے؟ بے شک! منہج میں تغیّر اور تبدیلی پیدا ہو چکی ہے، پس اے مجاہدین! آپ ابھی سے انتخاب کر لیجیے کہ آپ کس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دینے جا

رہے ہیں؟ اور منہج کے اعتبار سے آپ کن کی صفوں میں شامل ہونگے؟

ہم آپ سے اتفاق و اتحاد نصیب ہو جانے کے بعد کمزور ہو جانے سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ **اے اللہ!**

پس اے دولت الاسلامیہ کے شہسواروں! آپ اس بات کو جان لیجئے کہ ہم اللہ کے حکم اور توفیق سے امام المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن، امیر الاِستشہادین شیخ ابو مصعب الزرقاوی، دولت الاسلامیہ کی تاسیس رکھنے والے پہلے امیر شیخ ابو عمر البغدادی اور ان کے وزیر شیخ ابو حمزہ المہاجر کے منہج پر قائم ہیں۔ ہم ہرگز تبدیل نہ ہونگے انشاء اللہ اور نہ ہی اپنے موقف سے ہٹیں گے، حتیٰ کہ ہم بھی اِن ہی کے راستے پر چلتے ہوئے اُس چیز کا مزہ چکھ لیں جو اُنہوں نے چکھا۔ ہم احیائے خلافت کے راستے پر گامزن ہیں اور کوئی چیز ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی انشاء اللہ، اور ہم اللہ کے حکم سے اس کو دوبارہ لوٹا کے رہیں گے۔ ہم اس کی عظمت کو واپس لوٹائیں گے، اس کی رفعت کو واپس لوٹائیں گے، اپنے خون، اپنے سروں اور اپنی لاشوں کے ذریعے سے۔ پس آپ اپنے موقف سے ہرگز مت ہٹیں اور نہ اس میں کوئی تبدیلی پیدا کریں۔ مہاجرین کے جُھنڈ کے جُھنڈ آ آ کر دولت الاسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہوتے رہیں گے، چاہے اُنہیں زنجیروں میں جکڑ دیا جائے، اور عقوبت خانوں میں تشدد کر کے بے حس و حرکت اور بے ہوش کر دیا جائے۔ اُن کے اور دولت الاسلامیہ کے درمیان کبھی بھی شبہات حائل نہیں ہونگے، نہ ہی طواغیت اُن کو روک پائیں گے، اور نہ ہی گمراہ لوگ اُن کو تاریکی میں رکھ سکیں گے۔ اُن کا رب ان کو باہر نکالے گا، اُن کا رب ان کو ہدایت کا نور عطا کرے گا، بے شک تمہارا رب تمہاری مدد اور ہدایت کے لیے کافی ہے۔

اگر دولت الاسلامیہ خوارج ہے تو آپ اس کی کمر توڑ ڈالیے، اس کی قیادت کو قتل کر دیجیے، اس کے جھنڈے کو گرا دیجیے اور اس کے لشکروں کی حق کی طر **اے اللہ!** ف راہنمائی کر دیجیے۔

اگر یہ حقیقتاً ایک اسلامی ریاست ہے جو آپ کی کتاب اور آپ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق حکم کرتی ہے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف جہاد **اے اللہ!** کرتی ہے تو آپ اس کو استقامت عطا فرمایئے، اس کو عزت و سرفرازی عطا فرمایئے، اس کی مدد فرمایئے، اس کو زمین پر مضبوطی اور استحکام نصیب فرما دیجیئے، اور اس کو خلافت !علی منہاج النبوّہ کا پیش خیمہ بنا دیجیئے۔ پس آپ سب اِس پر 'آمین' کہیں! اے مسلمانوں

آپ ایسے لوگوں سے خود نمٹ لیجئے جنہوں نے مجاہدین کی صفوں کو منتشر کر ڈالا اور جنہوں نے مسلمانوں کے کلمہ میں تفریق ڈال دی، کفار کو خوشی عطا کی **اے اللہ!** اور مؤمنین کو غضبناک کیا، اور جہاد کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا۔

آپ ان کے رازوں کو فاش کر دیجیے اور ان کے مخفی ارادوں کو عیاں کر دیجیئے، اور اُن پر اپنا غضب نازل فرمایئے، ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیجیئے اور **! اے اللہ** !اُن پر اپنی قدرت اور طاقت کے مظاہر آشکار کر دیجیئے۔ پس آپ سب اِس پر 'آمین' کہیں! اے مسلمانوں

شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ

سرکاری ترجمان دولت الاسلامیہ فی العراق والشام

جماد الآخر ۱۴۳۵ ہجری ۱۷

https://www.youtube.com/watch?v=roUKoO1-3hc

https://ia802503.us.archive.org/9/it...NHAJ-DAWLA.mp3